جلد ۱ | بمبئی دوشنبہ ۹ شوال المکرم سنہ ۱۳۱۸ھ مطابق ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء | نمبر ۲

مقدمۂ انجکشن

غرض تو نقصان سے ہے

اب تو ہم پہلے ہی سمجھ گئے تھے کہ اپیل ناحق ہے ... نہیں
رہا خواہ مخواہ ... ہے اور ان کی طرز جنگ
سے صاف ظاہر ہے کہ وہ اب لڑائی نہیں چاہتے ہم
ہیں نصیحت کرو رہے ہیں۔ اگر کوئی انگریزی
فوج کا دستہ اندھیرے آ جائے نقصان میدان میں
مل گیا تو ڈاکو کی طرح ادھر ادھر ... نہیں تو الحمد
للہ خیر سلا۔ پہاڑی کی گھاٹی ... دن گذارا
کئے ہم مدت سے اسی فکر میں ہیں کہ آخر اس تضییع
اوقات سے کیا فائدہ ...
... حل ہوا ...
... نقصان ...

اب دیکھیں کیا ہوتا ہے

ہمارے شہنشاہ معظم کو بھی تخت نشین ہوئے ہی خوب سوچی
اور کمال تدبیر کر خوب سوچ سمجھ ... کی
نسبت تو مشہور ہی ہے کہ وہ ... ہیں مگر ...
آپ بھی ... خدا کی مخلوق کا خون ...
کیمپ کی ...
... بہت ہی ... ہوئی ہے اور ...
حال ... آپ کا ...
سلطنت ... کی ...
ایک دوسرے کی روک تھام ...
... ایک مجلس ...
... شریک کیا جائے ...
...
...

خدا جانے یہ قصہ کیا ہے

گورنمنٹ کا معاملہ بھی عجب ہے ... ہمارا
ہماری گورنمنٹ نے پہلے تو یہ اعلان کر دیا تھا کہ گورنمنٹ سے
ہم کو کوئی ذاتی سرو کار نہیں۔ بادشاہ جانے اور شیخ
مبارک جانے ہم تو بس اتنا ہی چاہتے ہیں کہ اور کسی سلطنت
کا گورنمنٹ سے تعلق نہ ہونے پائے ورنہ ...
اس درخواست سے تو صاف یہی ثابت ہوتا تھا کہ گورنمنٹ
برطانیہ نے معمول کے موافق دور اندیشی سے کام لیا
مگر ... ہم کو یہ سنا کہ ... حاکم کویت
پھر انگریزی ... اور انگریزی ...
...
...
... ۳۰ ہزار ...
...

دول یورپ کی ہانڈل

کسی نے سچ کہا ہے مرے کو مارے شاہ مدار۔
چین بیچارے کو لوٹ کھسوٹ کے ننگا تو
پہلے ہی کر دیا مگر اس پر بھی جاپان صاحب کو
رحم نہ آیا اور اب وہ اسپر ادہار کھائے بیٹھے ہین کہ
کریا تو روس کو منچوریا سے نکالدیا جائے ورنہ
توہمین بھی اتنا ہی کچھ دیا گیا ہے جتنا کہ روس
کو دیا گیا ہے۔ چین بیچارا اس موقع پر کیا کرے
وہ عجب کشمکش مین ہے ایک تو روس دغا کر
بہت بڑا علاقہ دبا بیٹھا دوسرے جاپان نے نہ بچا
وہ تو خود روس کو نکالنا چاہتا ہے مگر اس کو
وہ کیا کرے کہ زبردست کے جبیں بسوے۔ روس
سے التجا تو بہت کی وہ نکلنے کا اقرار تو کرتا ہے
مگر ایسے اینچ پیچ کی شرطین لگاتا ہے جس سے
صاف یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ زمین جنبد نہ جنبد
ارحال گل محمد کا مصداق بنا بیٹھا ہے۔ اب کسکی کس
مجال ہے جو ہاتھ پکڑ کے دہکا دیدے۔ میان
جاپان ہی اتنا کرین کہ روس کو وہان سے نکالدین
اس مین کامیابی حاصل ہوگی تو عجب نہین کہ
چین اس موقعہ پر "سارا جاتا جانئے تو آدھا
دیجے بانٹ" والی مثل پر عمل کر بیٹھے۔ بلکہ اور
بھی کچھ صلہ مین دیڈالے تو کچھ اور نہین کیونکہ
وہ روس کی چالبازیون سے بہت گھبرایا ہوا ہے
جاپان کی درخواست سے چین کے ہوش تو فرو
ہوگئے ہونگے وہ سوچتا ہوگا کہ روس کو تو میں
نکال نہین سکتا۔ اور جاپان کی اگر درخواست
پوری کردی تو پھر اور سلطنتین منہ پھاڑ کے دوڑینگی
کہ ہم کیا چھوٹے باپ کے ہین۔ جاپان ایسا کمان کا ہم
کو جو انھین کو ہم سے زیادہ دے دیا گیا۔ ہم بھی
منگا جائے اگر نہین دیا تو پھر دو دو ہاتھ کی ٹھہر جائیگی لیکن

سال نو کے کرتوت نمبر ۱

منجمون کو بھی یہ مرض ہے کہ جہان سال شروع
ہوا اور منجمون نے اپنی جولانیان دکھانی شروع
کردین۔ بعض بعض تو ایسی بے تکی اوڑا دیتے ہین
کہ جو ہمکا جسکا لگے زمین پر تا آسمان پہونچے وہ
لکھ بیٹھتے ہین اس کا دسوان حصہ بھی صحیح نہین
ثابت ہوتا۔ لوگ ان کے منہ پر تھوکتے ہین
لیکن انھین ذرا بھی غیرت نہین آتی جب سال
شروع ہوتا ہے وہ پھر بھیجا کی تیرا آسرا کہو کے
الاپ شاپ اوڑانے لگتے ہین۔ چنانچہ
اس سال بھی معمول کے موافق ایک بنگالی
منجم نے رسٹری کی ہے۔ جھوٹ سچ اس نے کردن
پر ناظرین کی دلچسپی کے لیے ہم ادن پیشین گوئیون
کا ترجمہ کیے دیتے ہین۔

(۱) موجودہ وزارت یہ چاہتی ہے کہ بوئرون
کا بیج ستیاناس ہو جائے مگر اس یہ آرزو
پوری نہین ہو سکتی اگر انکی صفین کی صفین
الٹ جائین تب بھی بہناتی کیڑون کی طرح
میدان جنگ وہ ہی رہین گے۔ غرض یہ ہے
کہ لڑائی کا خاتمہ اس سال تو ہوتا نہین بلکہ
سمجھنا چاہیے کہ جبتک کنزرویٹو (طرفدار
گورنمنٹ) پارٹی کی وزارت قایم رہی گی
انگریزون اور بوئرون مین برابر گلخپ ہوتی
رہیگی۔ ہان جب لبرل پارٹی (طرفدار رعایا) کی
وزارت قایم ہوگی تو لڑائی کا خاتمہ ہوگا۔ وہ
بھی اس کے بند کیے سے بند ہوگی۔

(۲) جنگ ٹرانسوال سے گورنمنٹ کا پیچھا نہین چھٹے
گا مسٹر چیمبرلین کا جوش وخروش پر پانی پھر جائیگا
لارڈ کچنر بہادر منہ کی کھا بیٹھینگے دشمن قہقہہ اڑائین گے۔

(۳) جنگ ٹرانسوال سے۔

انگلستان کا بیجد نقصان ہوگا

لیکن بعض تجربہ کار بوئرون کی بدولت ایسے حاصل
ہوجائین گے کہ جنکی وجہ سے گورنمنٹ پھر کسی
موقعہ پہ دھوکہ نہین دکھائے گی (یہ تو منجم صاحب
نے خوب پتہ کی کہی۔ بڑا تجربہ تو گنتی گنے کا ہو جائیگا
کیونکہ بوئرون کی تعداد کی غلطی نے ہی تو خلجان
مین پھنسا دیا ہے اگر یہی اندازہ صحیح ہوتا تو
ابتک کبھی کی فتح ہو جاتی۔ ایڈیٹر)

(۴) آئرش پارٹی (آئرلینڈ کی رعایا) خفیہ سازش سے
اندرونی امن کو خراب کر ڈالیگی جسکی وجہ سے
انگلستان کی تکلیفین سیر کا سوا سیر ہو جائینگی

(۵) جنگ کی موجودہ طرز جو ناقابل فتح ثابت
ہوگی اس لیے عنقریب بدلنی پڑیگی لیکن اس
کے بدلتے ہی لارڈ کچنر بہادر ٹرانسوال فتح کو
سلام کرکے الگ ہو جائینگے۔

(۶) جنگ ٹرانسوال سے علاوہ مال اور جانی
نقصان کے انگلستان کو یہ بڑا صدمہ پہونچیگا
کہ اسکے بعض جانی دوست پینترا بدل کر کٹی کاٹ
جائینگے۔ مخالفون کو سر اٹھانے کا خوب موقع
ہاتھ آجائیگا۔ جرمن۔ فرانس۔ ہالینڈ۔ بلجیم۔
اسوقت انگلستان سے فایدہ اٹھانے کے
لیے خفیہ رد دی جائین گے اور انہین سے ایک
سلطنت تو ڈنکے کی چوٹ علم عفو تک کر سامنے
آجائے گی۔ (اس مین منجم صاحب ذرا سی
کسر رکھ گئے ہین انھون یہ بھی نہ کہدیا کہ اس
جنگ سے انگلستان کا طبقہ الٹ جائیگا کیونکہ
وہ ہاتھ دھوکر انگلستان ہی کے پیچھے پڑے ہین۔
کیون نہ ہو کچھ تو حق نمک دینے کا حق ادا کرنا چاہیے
تھا۔ ایڈیٹر)

(۷) بعد جنگ چین مین اور بیچ بھی دو بادل بسیرا کا اور ہندو [illegible]

ایک اور صاحب بہکے

معلوم نہیں انگریزی لکچرار ون کے دماغ مین آجکل کچھ فتور واقع ہوا ہے یا اب وہ یہ سمجھنے لگے ہین کہ انگریزی حکومت خدائی کے درجہ کو پہونچ گئی ہے یا وہ یہ سمجھتے ہین کہ (خدانخواستہ) انگریزی حکومت کی جڑ ہل گئی ہے اور یہ مضبوط جبھی ہوگی کہ تمام رعایا انگریزی جون مین آکر اسکی پشت پناہ بنجائیگی سمجھ مین نہین آتا عقل کے پتلون کے دماغ مین کیا سمائی ہوئی ہے ابتو جس کو خیرخواہی کی سوجھتی ہے ایسی ہی سوجھتی ہے کہ گورنمنٹ بھی یہ سمجھ لیتی ہوگی کہ یہ ملکی خیرخواہ نہین بلکہ دلی بدخواہ ہین سلطنت کی پختگی کے لیے ایسی ترکیب سجھاتے ہین کہ جسکے ارادے سے ہی ملک مین زلزلہ پیدا ہو جائے۔

ایک صاحب نے تو پہلے فرمایا تھا کہ ہندوستان کے تمام انگریزی مدرسون مین انجیل کی تعلیم لازمی کردیجائے تاکہ کالا لوگ انگلستانی حکومت کی برکتون کی دل سے قدر کرنے لگے اور مرنے کے بعد جنت مین جاکے اسکے دم کو دعائین دیتے رہین۔

اس کی تردید اور مخالفت تو اسیوقت پارلیمنٹ کے ایک بیدار مغز ممبر نے کردی تھی کہ جناب ذرا ہوش کی خبر لیجیے کہین رعایا مین کھلبلی ڈلوا دینے کی صلاح تو نہین ہے۔ خیر تو اپنا سا منہ لیکر رہ گئے۔

اب ایک [illegible] نے زور طبیعت دکھایا ہے مثل مشہور ہے ہر کس بخیال خویش خبطی دارد۔ بیاد صاحب تو پادری [illegible] [illegible]

کبھی مرے ہی نہین

خیر ان کی پہلی تجویز تو سن لیجیے سُنتے ہی غالباً اب لوگون کی صحت کا اتنا باور تو ہو جائیگا کہ دو چار برس مرض پاس بھی نہ پھٹکے گا۔ ڈاکٹر بہادر فرماتے ہین۔ کہ ہندوستان کے کالا لوگون پر ہم بہت رحم آتا ہے ان کی صحت بالکل بگڑ گئی ہے اس کو ہم کو بہت صدمہ ہے۔ اس کی اصلی وجہ ابتک کسی کو معلوم نہین ہوئی۔ بات یہ ہے کہ تمام ہندوستان کی اس سرے سے لیکر اس سرے تک ہوا خراب ہوگئی ہے اور اس خراب ہونے کی کیا وجہ ہے؟ یہ وجہ ہے کہ کالا لوگ کا کھانا بھی خراب خانہ بھی خراب ہے۔ بدن پر منڈھنے کی پوشش بھی خراب روزی پیدا کرنے کی کوشش بھی خراب۔ دیسی لوگون کا خانہ تنگ ولایتی لوگ کا خانہ کشادہ اور ایسا کشادہ کہ اگر ہوا کا فرشتہ [illegible] بنکر بھی آئے تو وار پار ہو جائے۔ غرض ایسی ہی ایسی خرابیون سے دیسی لوگ کی طبیعت ہمیشہ خراب رہتی ہے گورنمنٹ اگر اپنی ہندی رعایا کا بھلا چاہتی ہے تو اسکو چاہیے کہ کل ہندوستان مین انگریزی رسم و رواج کا رواج دے تاکہ کھانا پینا۔ اوڑھنا۔ بچھونا۔ چلنا پھرنا۔ رہنا سونا۔ ہگنا۔ موتنا سب انگریزون کی طرح ہو جائے۔ اگر ہندوستانی پورے طور پر انگریزی فیشن کی تقلید کرنے لگینگے تو پھر ان کو کوئی بیماری نہین ستائیگی۔ کیونکہ جب کالا لوگ گورے بنے صاحب کے موافق پاک صاف رہیگا نہ [illegible] [illegible]

اور خبط دیکھیے

ڈاکٹر صاحب نے اس تجویز کی عملدرآمد پر بیحد زور دیا ہے کہ گورنمنٹ سے استعمال بالجبر کرانے کی سفارش کی ہے انکا منشا یہ ہے کہ جیسے چوری۔ ڈاکہ۔ مار پیٹ کے لیے جیلخانے اور جرمانہ کی سزائین مقرر ہین ایسے ہی اس کے لیے بھی سزائین مقرر ہو جائین تاکہ رعایا انگریزون کی تقلید کرنے پر مجبور ہو جائے۔

ڈاکٹر صاحب کی زور طبیعت کے کیا کہنے ہین۔ نہوئے فوجی محکمہ مین ورنہ ہماری گورنمنٹ ضرور انکو سرکش ڈچون کا حاکم بنا دیتی اللہ اللہ۔ اس خود رائی کا بھی کچھ ٹھکانا ہے۔ اپنی تجویز کے عمل نہ کرنے والون کو بھی قانونی سزا کا مستوجب قرار دیدیا۔ ڈاکٹر صاحب اگر کوئی دفعہ خاص بھی تصنیف فرما دیتے تو ہندی رعایا پر بڑا احسان فرماتے۔ ایسا نہو کہ ممبران پارلیمنٹ کی مقرر کی ہوئی سزا بھی مضر صحت نکلے۔ ہماری راے مین کالا لوگ کے لیے کالے پانی کی سزا مناسب معلوم ہوتی ہے اور نہین تو خودکشی بلکہ قتل عمد خود زنی قسم کا جرم سمجھ کر ان دیسیون کو دھر لیا جائے جو انگریزی فیشن سے ذرا بھی نفرت کرین مگر ان قوانین مرتب ہونے اور انکی تجویز پر عملدرآمد کرانے سے پیشتر ڈاکٹر صاحب سے یہ پوچھ لیا جائے۔ کہ انگریزی تقلید کرنے بلکہ [illegible] کے چیلے چانٹے ہو جانے پر بھی کالا لوگ بیمار رہے تو پھر آپ کو کیا سزا دیجائے۔ ہمارے نزدیک تو اگر اتنی تو ضرور ہونا چاہیے کہ صاحب بہادر کو تا حیات ہندوستان ہی مین رکھا جائے اور دیسی لباس کی تقلید [illegible] [illegible]

اب بھید کھلا ہے

چین بیچارے کی بربادی کا حال اب کھلا ہے کہ کس نے اسکو دھکیل کے مروایا۔ ہم تو پہلے ہی سمجھتے تھے کہ اندرونی مادہ کسی اور ہی کا پھوڑا ہوا ہے ورنہ چین بیچارے کی کیا ہستی تھی جو آپے سے باہر ہو کے تمام دول یورپ کو اپنا مخالف بنا لیتا۔ جنگ کی تحریک گو کہ ادھر کی طرف سے نہیں کی گئی نہ اونہوں دول یورپ کا کچھ بگاڑا جو کچھ کیا بوکسری فرقہ نے لیکن کیا اونہی کی رضامندی سے۔ بغیر سلطنت کی رضامندی کے وہ تو ذرا سا پاؤں نہیں نکال سکتا تھا کہ یورپین خود چین آجانے پر بھی وہ ادھم کو مچاتا رہا۔ جب اونہوں فساد شروع کیا تو سلطنت کی طرف سے ذرا بھی ڈانٹ ڈپٹ نہیں کی گئی۔ الخاموشی نیم رضا کا مضمون سمجھ کے بوکسری فرقے نے اچھی طرح گل کھلا دیا۔ پادریان علیہ الصلیب کو ادھر اونکا کے دو دست شفقت پھیر اکر خدا کی پناہ اس بے دردی سے اونکو کاٹا کہ ہیٹھر بکریاں بھی ذبح نہیں کیجاتی ہیں۔

دول یورپ اس حالت کو دیکھ کے بمصداق تا کرد و دیدم دم نکشیدم خون کا سا گھونٹ پیکر خاموش بیٹھ سکتے تھے۔ چنانچہ تمام بھائی بند سب مل گئے اور "کھلا ہے بھی کھلا" کچھ کے چینی سلطنت پر چڑھ دوڑے اور تماشا دیکھئے کہ اس طوفان بے تمیزی کے جلانے میں وہ ذات شریف بھی شریک تھی کہ جنہوں نے فساد کی آگ بھڑکائی تھی۔ وہ کون تھے؟ وہ حضرت روس تھے اپنے فائدے کی غرض سے چینی سلطنت سے گٹھ جوڑ کی۔ ہمدرد بنکر یہ سوچا کہ دول یورپ تھوڑے بیچ بیچ میں آجائیں گے۔ وہ تو خدا سے چاہتا تھا کہ ان سات بیچ میں سے ایک میرا خاص ہمدرد و معاون بنجاوے حشرات الارض سے میرا اچھا چنا دے مثل مشہور ہے کہ ایک کا منہ تو گھی شکر سے بھر سکتا ہے اور سات بیچ کا خاک سے بھرنا ممکن نہیں اسلئے چین نے غنیمت سمجھکر

حضرت روس کا ٹھینگا

چین سمجھا تو یہ سمجھا تھا کہ یہ زبردست ہے گا روس حمایت میں ہاتھ کی تین تیرہ سے بچائے گی۔ یہ کیا خبر تھی کہ ابتدائی سوال کو اوبھار کر یہی خود ہی سب سے زیادہ ہیت پھیری کرے گا۔ اور داد فریاد کے بدلے طرہ سے سر پچھوڑن پر تا دیگا۔

روس خان کا وعدہ تو یہ تھا کہ بس ہم کو منچوریا دیدینا پھر ہم سب سمجھ لیں گے۔ روس خان نے اور دن کے کچھ نہ سمجھا اگر چین سے اچھی طرح سمجھ لیا۔ منچوریا پر الگ قبضہ جمایا اور سب کے ساتھ مل کر چین میں الگ حصہ لیا۔ واہ رے شہنشاہی۔ جب ایسے بڑے بڑے اولوالعزم بادشاہ ایسی بے ایمانیاں کرنے لگے تو پھر اوروں کا کیا ٹھیک ہے۔

دول یورپ اصل راز معلوم ہو جیسے جھگڑا تو ضرور ہوئے ہوں گے بلکہ عجب نہیں جو اب آپس میں اسکے متعلق کچھ چشمک بھی ہو رہی ہے۔ مگر اب کیا ہوتا ہے۔ روس اچھی طرح اپنا انتظام کر چکا

اب یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ سب سلطنتیں مل کر چین کے حال زار پر رحم کھاویں اور متفق ہو کے روس کو نکال باہر کریں کیونکہ دول چین ہی تو مجرم ہے اسنے تو درپردہ ہی بہت دوستی کیا کہ سوائے روس کے جرمن۔ فرانس۔ امریکہ جاپان۔ انگلستان سب کا اثر خاک میں ملجائے۔ روس اگر دغا نہ دیتا تو چین کے کامیاب ہو جانے میں ذرا بھی شک نہ تھا۔ اور اگر ناکامی ہی ہوتی تب بھی ان سلطنتوں کا ستیاناس تو بہت کچھ ہو جاتا۔ اس خیال سے عجب نہیں جو دول یورپ نے اب یہ سوچا ہو کہ مردہ بہشت میں جائے یا دوزخ میں اپنے حلوے مانڈے سے کام جیسا کہ روس نے بہت بڑا علاقہ دبا لیا ویسے ہی ہم بھی کچھ لیکر مرین گے۔

بھکر کے اوٹھیں یا مر کے اوٹھینگے

لارڈ کچنر بہادر کو اب تاؤ آگیا ہے نامعقول ڈچون کی حرزدگی اور آئے دن کی شرارت سے اب لارڈ بہادر کو ایسا جذبہ آیا ہے کہ وہ کسیطرح اونکی جان بخشی پسند نہیں کرتے۔ لارڈ کچنر کی بہادری اور شجاعت کا چونکہ تمام زمانہ میں ڈنکا بج گیا ہے اسلئے جنگی محکمہ نے یہ چاہا ہے کہ ایسے بہادر شخص کو ضرور ہندی فوجوں کا کمانڈر انچیف بنانا چاہئے۔ چنانچہ جنگی محکمہ نے بقول اخبار لورپول پوسٹ لارڈ کچنر بہادر سے پوچھا کہ بس اب بہت اظہار شجاعت ہو چکا اب یہ فرمائیے کہ ہندی افواج کی کمانڈری کو کب ممتاز فرمائے گا۔ لارڈ بہادر تو آجکل گرمائے ہوئے ہیں اس درخواست کا جو اونہوں نے گرماگرمی کا جواب دیا جس سے صاف یہ ثابت ہوتا ہے کہ لارڈ کچنر بہادر اب ڈچون کا بیچ ناس کئے بغیر ہرگز نہ مانیں گے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ جب تک جنگ ٹرنسوال کا بالکل خاتمہ نہ ہوئے گا اوسوقت تک میں یہاں سے قدم نہ اوٹھاؤں گا۔ اس جواب سے صاف ظاہر ہے کہ جیسے ڈچون نے یہ ٹھان لی ہے کہ مر کر بھی تسلیم نہیں ایسے ہی لارڈ کچنر بہادر نے بھی یہ ضد باندھ لی ہے۔ بقول شخصے۔ بیٹھے ہیں تیری در پہ تو کچھ کر کے اوٹھیں گے ٭ یا وصل ہی ہو جاویگا یا مر کے اوٹھیں گے ٭

لو یار رواب ڈچون بیچارے پر صدود۔ لارڈ کچنر بہادر کی کامیابی میں تو ذرا بھی کلام نہیں کیونکہ بقول شخصے ہاتھی نکل گیا دم رہ گئی ہے پھر بھلا اب لارڈ کچنر بہادر کا ہے کو درنگ کرنے لگے۔ اور ڈچ اپنی شرارت سے کیوں باز آنے لگے۔ نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ لارڈ کچنر کی ہی ضد رہی تو بس ڈچون کا خاتمہ قریب سمجھا ہے ٭

بمبئی مین چندہ حجاز ریلوی

ناظرین خوش عقیدت اس عنوان کو دیکھکر بہت خوش ہو گئے ہونگے کیونکہ ہندوستان خلافت نشان کے جنوبی حصہ مین یہی ایک ایسا شہر ہے کہ اگر یہان کے متمول اسامی کسی چندہ کی شرکت کے لئے کمر ہمت باندہین تو طرفۃ العین مین روپون کا ڈہیر لگ سکتا ہے۔ مگر توبہ کیجئے یہان کے توندیلون سے بجز اسکے اور کیا ہو سکتا ہے کہ اپنی دوزخ بہر کے توند شریف پر ہاتھ پہیرتے ہوئی لمبی لمبی ڈکارین بہرتے رہین۔ کسی اسلامی چندہ کا نام سنا اور اونکی روح قبض ہو گئی اسی خوف سے کہین چندہ مانگنے والے بلای ناگہانی کی طرح ڈیوڑہی پر آن دہمکین گہر سے باہر قدم نہین رکھتے اور جو کہین شامت اعمال سے ڈہبیر ہو گئی تو پھر آفت ہے۔ اگر کوئی سنجیدہ مزاج بخیل ہوا تو اوسنے بطایف الحیل ٹالدیا یا فردای قیامت کا وعدہ کیا اور اگر کسی اکہڑ مزاج سے پالا پڑا تو چندہ مانگنے والون کی خیر نہین۔ وہ وہ سلواتین سنین کہ لاحول پڑہکر وہان سے چلدینے کے سوا کچھ بن نہین پڑتی۔ چند بے دین چندہ ہضم کرنیوالون نے انہین اس عذر نامعقول کا اچھا موقعہ دیا ہے کہ ہم چندہ دینے کو تو بڑی خوشی سے دیدین کیونکہ دنیا مین اس سے بہتر فرحت جاوید کا اور کونسا موقعہ ہو سکتا ہے کہ ہماری ناچیز دولت اسلامی خدمت مین کام آسکے مگر اسکا کیا علاج کہ جس کام کیلئے چندہ جمع کیا جاتا ہے وہ کام تو الگ ہی دہرا رہتا ہے اور وہی لوگ جو چندہ جمع کر کے بہت اسلامی ہمدردی جتاتے تھے وہ ایسی [illegible] کے ساتھ [illegible] ہضم کر جاتے ہین کہ

ڈکار تک نہین لیتے

اصل بات تو یہ ہے کہ گو انکا عذر خوی بد را بہانہ بسیار کا مصداق ہے مگر بالکل بے اصل بہی نہین ہے۔ خیر یہ تو ہم تسلیم کر لیتے ہین مگر جب یہ بات پایۂ ثبوت پر پہونچ جاتی ہے کہ چندہ جمع کرینگے ذرایع قابل اعتبار ہین تو اونکا عذر کسطرح قابل تسلیم ہو سکتا ہے۔ ہم نے جو اسقدر جانفشانی گوارا کر کے چندہ کی مد کہولی اور دو سال سے لوگون کو غیرت دلا رہے ہین اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم ہی لوگون کی نظرون مین بدظن ہو گئے۔ باوجودیکہ ہم نے دو ہزار روپیہ بہیجدئے اور اوسکی رسید بہی شایع کر دی۔ عربی اخبارات مین بہی یہ خبر چہپ گئی لاہور کے اخبار وطن اور امرتسر کے اخبار وکیل مین عربی اخبارات کی اس خبر کا ترجمہ آگیا مگر لوگون کی بدگمانی اب تک ویسی ہی ہوئی ہے۔ یہی حال بمبئی کے چندہ کا ہے۔ یہان کی کونکنی کلب نے یہ خدمت اپنے ذمہ لی تہی اور ترکیب بہی اچھی نکالی کہ ایک ڈیپوٹیشن ہر محلہ کے متولی کی خدمت مین مکرر سہ کرر حاضر ہو کر یہ درخواست کی کہ اپنے محلہ کے لوگون سے چندہ جمع کرین مگر ہر جگہ یہی جواب ملا کہ جب دوسرے محلہ والے یہ کام شروع کرینگے تو دیکہا جائیگا۔ اب سنا جاتا ہے کہ کونکنی کلب کا ایک ڈیپوٹیشن چندہ جمع کرنیکی غرض سے بمبئی پریسیڈنسی کے اکثر مقامات کا دورہ لگائیگا۔ اس خدمت اور سفر کے تمام مصارف کا ذمہ محمد اکبر صاحب [illegible] اور غلام احمد صاحب [illegible] نے لیا ہے خدا ان دونون حضرات کو جزای خیر دے اور [illegible]

دیکھو کب وہ دن دیکھنا نصیب ہوتا ہے

نامعقول ڈچون نے تو حتی الامکان ہمارے بہادرون کی کمر ہمت توڑ دینے کی کوشش مین کوئی بات اوٹھا نہین رکہی مگر وہ بہی کیا یاد کرینگے کہ ہمین کس سے پالا پڑا تہا۔ ابتدای جنگ مین خدا جانے وہ کس گوشہ مین چہپگئے تہے کہ ہماری دور اندیش اور پہلے ہی سے ہر بات کی تہ کو پہونچنے والی گورنمنٹ کو اونکی تعداد کا اندازہ لگانے مین غلطی ہوئی۔ ورنہ ہمارے بہادر سپاہی پہلے ہی حملے مین اونکا بہرکس نکالدیتے تو سہی۔ پہلے تو ہمارے بہادرون نے اس خیال سے کہ ان گنتی کے چند ڈچون کا مار لینا ہی کون بڑی بات ہے۔ اون کی طرف نظر اوٹھا کر بہی نہ دیکہا اور وہ حشرات الارض کی طرح بڑہتے ہی چلے۔ ہماری فوج نے تو صرف لومڑی کے شکار کا سامان کیا تہا اور یہان شیرون سے پالا پڑا۔ خیر اوسوقت تو جو ہوا ہو گیا مگر اب خدا ہمارے لارڈ کچنر بہادر کو سلامت رکہے کہ اونہون نے دشمن کی سرکوبی کیلئے کمر ہمت چست باندہی ہے۔ یون تو دشمنون نے یہ خبر اڑا دی تہی کہ لارڈ کچنر کو ہندوستان کی کمانڈری نے لوبہا دیا ہے اور وہ ڈچون کے مقابلے سے جان چہپا کر بہت جلد ہندوستان مین آ رہینگے مگر جنگی آفس نے اون سے دریافت کیا تو جواب دیا کہ جب تک جنگ جنوبی افریقہ خاتمہ پر نہ پہونچیگی [illegible] یہان سے ہرگز نہ ہٹونگا۔ لارڈ مذکور کی بہادری مین تو کیسے کلام ہے مگر اب ہمین یہ دیکھنا ہے کہ [illegible]

معرکہ آرائی

تاریخ وفات مولانا ابوالفضل محمد نجم الدین صاحب دہلوی مرحوم

طبع زاد فخر خوش گفتار سید واحد علی صاحب زار بلگرامی

تا نہ مرد داغ بدل آید ہمی | حسرتا از دست چرخ پر ستم
عیش بر وحشت بدلت درد ادائے آن | مدعی درد دل آشکار آزار الم
بود بست و نہم رمضان شریف | روز رفتن جمعہ بود و صبح دم
نالہا بر آمد از جان گداز | نجم دین فرخندہ خو نیکو شیم
کامل و اکمل بُد او در علم و فضل | کان لطف و منبع فیض اتم
ماہ تابان در دو چرخ گشت | رفت چون بست از جہان سوئے عدم
نالہ بر لب آمد و دمے کہ جان | سوز در دل شور در سر چشم نم
و چکید خون بجوش از چشم زار | سینہ تا خود مسکن اندوہ و غم
آن فرو جنت منزل [illegible] گفت | سوئے فردوس شد از ماتم باغ ارم

نوٹ۔ ہر مصرع کا پہلا حرف جمع کرنے سے بھی تاریخ نکلتی ہے۔

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

مسٹر پنچ بہادر۔ آپنے تو جو بھٹوں منہ بھی نہ پوچھا کہ تم جیتے ہو یا مرے کیسے گذری کیا کیا دیکھا کیا کیا [illegible] نا کیسی رہی کیونکر رہے کیونکر نجات پائی ان [illegible] دو چار روز کے درمیان کے بیچ میں غضب ہی ہو گیا تھا آفت ہی آگئی تھی۔ رقص کی گرم [illegible] جلادوں کا معاملہ تھا۔ اول تو بلا [illegible] اطلاع درخواست حضرت [illegible] خان نا خواندہ مہمان [illegible] آمد ہو جو [illegible] شہر کے لوگوں نے بھی یہ خیال کرکے کہ مہمان ہیں ایک ادہ آدمی روز آنہ کی اجازت دیدی صبر سے کام لیا چھاتی پر پتھر رکھ لیا کرنہ سہی دس بیس آدمی آپ ہی کی نذر سہی مگر حضرت نے ازراہ تجاہل ایسے ناقہ پاؤں پہیلائے کہ جانے کا ذکر ہی نہیں نام ہی نہیں بقول مشہور ہے ایک دن کا مہمان دو دن کا مہمان تیسرے دن کا بے ایمان۔ پہر ایسے بے ایمان کو اپنی بستی میں کون ٹھہرنے دے جو مہینوں ضیافتیں اوڑا چکے ہوں اول تو بزرگوں کی صلاح سے اطلاع دیگئی کہ حضرت کب تک تشریف رکھئے گا آخر آپکا کہیں گہر بار بھی ہے۔ جواب دے تو کون کیسے غرض ہے کہ اپنے منصبی کام کا نقصان کر کسی اور جانب متوجہ ہوں یہاں بھی بگڑ لے دکھوں سے ضبط نہو سکا فوراً نوٹس دیدیا کہ آستر بستر سنبہالئے اس بستی کو فوراً سے پیشتر خالی کر دیجیے ورنہ حسب دفعہ نا معلوم ایک گمنام مستوجب سزا قرار دئے جاینگے پہر بھی آواز سے بر نخواست اب تاب ضبط کہاں چارہ جانے کے لیے لینا کی آوازیں بلند ہوئیں [illegible] کا غدر آنکھوں کے نیچے پہر گیا میدانوں شاہ۔ مرچی مری۔ بھگا۔ لگا۔ تومیں سبہی دوڑ پڑے [illegible] جوتی پیزار۔ لوٹ پہونک۔ غل و شور۔ ناچ گانا مباحثہ مبالغہ معانقہ مصافحہ دو چار کہیل رہے ہیں دو چار انتظام کرتے ہیں کوئی پیٹ پچکا بیٹھے کر سو کچھ ہیں کسے کہائیں کسے اوڑائیں کسے ہمراہ لیجائیں کوئی اڑا نے گذر رہا ہے کرے لیجا لیے منہ جا بیٹھے گے جسکی کہاتی ہیں اس کی گاتے ہیں۔ کسی شوقین مزاج کو ناچ کی خواہش ہے۔ غرضکہ بہجانے اہل ہنود [illegible] سر کی [illegible] لئے کو [illegible] مانگ [illegible] کر [illegible] جا بیٹھی کا

مگر بقول میر مصرع الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا قسمت کی خرابی پوجا بہی اولٹ گیا۔ لاکہہ کوششیں کیں مگر بالکل بے سود نقصان مایہ و شماتت ہمسایہ کا مصداق ہوا۔ کالی ماتا کی خفگیاں سامان کا ہمسایہ مال کا نقصان لینے کے دینے پڑے بہیا سچ سچ کہیں اگر فصل خراب نہ ہوتی تو کتنوں کو دست سر دست آجاتے تاہم اتنا ضرور ہوا کہ دو چار آدمیوں کو لنگی بدلنی ہی پڑی۔ وہ بھی سردی کے خیال سے ورنہ اُس کے بھی ضرورت نہ تھی غرض کہ ہماری مفلس ناداروں نے بہیر مانگ مانگ کر چندہ جمع کیا کہ اب کی مرتبہ پیدا کرکے دیکہیں شاید خوش ہو کر دیا عنایت مہربانی کریں۔ دوسری شب پہر سامان ہوا تماشہ بینوں کے جمگٹھے تھے میدانوں شاہ سمجھانے بجہانے پر پوجا لیکر واپس جانیکا وعدہ کیا۔

پہر کیا تہا غنچہ دل پژمردہ کہل گئے ڈہول ک جہانجہ رباب سب ہی موجود ہو گیا۔ گانا اول تو لیہا لیجئے یہ دوسری پسند طبیعت مستانہ آوازوں سے یہ نظم نثر بالا اپنے لگے۔

غزل

نکہت جان خط میں ہم یار آیا | دکہاتا ہے جو چہرہ میں بہار آیا
صدا جب غنچہ چٹکنے کی آئی | یہ کہتا ہوں خندہ میں بہار آیا
گلزار جنت کا ذلت کا طوق | یہ پہنے ہوں زیور میں بہار آیا
رقم طفل جب خط کو کرتا ہے خط | یہ لکہتا ہے کاغذ پر میں بہار آیا
دیا یہ بود و مقام فلانے | مضمون راقم مجنونہ میں بہار آیا
میری ان [illegible] کہ ہر ایک [illegible] | نہ کیونکر ہوں میں بہار آیا
نہ چہوڑا کوئی کالا کوا ہی میں نے | مگر پہر ہوں فرش میں بہار آیا
گلے سے مجہے اپنے شیدا لگالو | کہ مرتا ہوں تیر میں بہار آیا

(باقی آئندہ) راقم

دیگر [illegible] حضور کشتی ان کی [illegible] گو مسلمان ہو [illegible]

تقریر خود [illegible] شیدا۔ بارہ بنکی۔

سنہ ۱۹۰۱ء کا پوٹ مٹو

گویا صاحب سنہ ۱۹۰۱ء بھی اپنے پہلے اگلے ابو سو بھائیوں کی طرح ۳۱ دسمبر کی شب کو بارہ بجے کے بعد دنیا سے کوچ کر گئے ایک وہ دن تھا جو ہم نے انکا خیر مقدم کیا تھا اور آج تو نام لینے کو دل نہیں چاہتا آہ اُف! عمر عزیز میں اور ایک سال کم ہو گیا۔ اگرچہ ان حضرت کے دور دورے میں ہم اپنی ذاتی ضرورتا کی وجہ سے اپنے کام منصبی (نامہ نگاری) کو پورے طور پر نہیں ادا کر سکے لیکن ہم اپنے معزز اور مفتخر عنایت فرما مولانا فرخ صاحب کا شکریہ کیونکر ادا نہ کریں جنہوں نے بلاناغہ معزز اخبار پنچ بہادر نے ساتویں سال میں قدم رکھا اور یہ سال بخیر و خوبی گذرے ناظریان و نامہ نگاران پنچ کو اور ایڈیٹر و پرائیٹر کو سال نو مبارک ہو اور ہمارے گورنمنٹ کو بھی مبارک بلکہ ڈبل مبارک ہو اور خدا کرے کہ سال میں بوریوں کا بیج ناس ہو جائے اور ٹرانسوال و آرینج فری اسٹیٹ میں ایک بھی ڈچ اور بوئیر نہ دکھائی دے آمین ثم آمین۔

حضرات! ان بیان سنہ ۱۹۰۱ء کی نسبت ہمارے اوپر کون کون سے مصائب نازل ہوئے اور کیا کیا کارنامے ان ذات شریف کے ہیں مختصراً ہم ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

سب سے پہلا واقعہ ان ذات شریف کا یہ تھا کہ علیا حضرت ملکہ معظمہ حضور قیصرہ ہند ارم آرام کا سایۂ عاطفت رعایائے ہند و انگلینڈ کے سروں سے اوٹھ گیا ایسے کریم النفس رعایا پرور مہربان بادشاہ کا اگر ۱۹ سو برس بھی غم کریں تو بجا ہے خاص کر رعایائے ہند کے دلوں سے یہ غم کبھی بھولنے والا نہیں ہے افسوس ہے ع

[illegible] ہوتا ہے اسکا کندہ نگینہ ہم ہوتا ہے

عجب ہے دنیا کہ ہمیں شام ہے صبح اکثر کا کچھ کیسا مقام ہوتا ہے

ہمارے بادشاہ ایڈورڈ ہفتم کی مادر مہربان نے بھی انتقال فرمایا اور ہمشیرہ شاہ کا بھی انتقال ہوا۔ پریسیڈنٹ امریکہ مقتول ہوئے چین بھی چین بول گیا یہاں تک لی ہنگ چنگ ایسا نامی وزیر پولیٹیکل پیچیدگیوں کی وجہ سے ایسے نازک وقت میں زندگی سے مستعفی ہو گیا سلطان اور فرانس سے دو دو ہاتھ ہوتے ہوتے رہ گئی ع

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

ہندوستان میں حجاز ریلوے کے چندہ دلانے ترقی کی۔ مولوی سید علی صاحب بلگرامی حیدرآباد اسٹیٹ سے مستعفی ہوئے مگر سر لینڈن کا مقصد درپیش۔ علیگڈھ بھی چندہ دن دو نارات جوگتا ہوا اضلاع چمپارن و ساران میں ہیضہ و طاعون سے سیکڑوں جانیں ضائع ہوئیں بمبئی میں اعتدال پر رہا۔ پونا کراچی میں کبھی جبر اور کبھی قدر رہا پنجاب کے کئی جدید مقاموں طاعون کے آثار پیدا ہوئے۔ مسٹر مینل نے بد قسمتی ہندوستان کی پچ میں جو تہرا میٹر اوڑکایا تو وہ دونوں جگہ سے گیا پانڈوانہ حلوا ملانہ ماندا۔ اب سپر شہری کی فکر ہوئی وہ بھی بشرط منظوری ع

برات عاشقاں برشاخ آہو

کشمیر و متھرا و آگرہ و فرخ آباد میں ہیضہ پھیلا لکھنؤ میں بھی کمبخت نے سیکڑوں گھر ویران کر دئے ہائے ہائے افسوس ہے ہمارے نوجوان ہمہ تن خیر مجسم خلاق شاہزادہ مرزا سلطان قدر بہادر نبیرہ پرنس مرزا سلیمان قدر اور اسی کمبخت ماہ میں انتقال کیا۔ دنیا محض گذشتنی و گذاشتنی ہے افسوس ان بیچاروں کے روح کی عالم جسمی میں کا ابتدائی سے گذر گیا ہے گئے ہیں کہ غریب کی ہر طرح سے خراب ہے مگر دیکھئے

کسی طرح انگشت نما نہیں ہو سکتا۔ غریب کے یہاں نئی روح نازل ہو تو خرچ کا سامنا اور اگر کوئی مر جائے تو مشکل اسو رسوم ادا کرنے ضروری نہیں بلکہ لازم و ملزوم ہیں لیکن رئیس کو کوئی کچھ نہیں کہتا۔ اللہ تعالے مرحوم کو داخل جنان کرے اور پسماندگان کو علاوہ صبر کے مرحوم کی فاتحہ وغیرہ کا (اگر ہو) ثواب عطا کرے۔ بیگم صاحبہ بھوپال۔ مہاراجا صاحب بھول پور امیر صاحب ٹونک۔ حاذق الملک حکیم عبد المجید خان صاحب خواجہ غلام فرید صاحب سجادہ نشین۔ چاچڑاں شریف (پنجاب) آیسولان چندہ مالک وکٹوریہ پیپر سیالکوٹ ہندوستان کے مشہور پہلوان رستم ہند غلام محمد مہاراجہ سر بیر شمشیر جنگ رانا بہادر وزیر اعظم ملک نیپال نے انتقال کیا۔ اخبار ایڈیٹر اس میل لائیل سے ارتکہ میں آ گیا بعض اخبار ارشاد صوفی مالک جامع العلوم اور مشیر العباد نے مقدمہ لائبل رام پور اسٹیٹ میں اخبار جنگ باشی اور پنچ بہادر مقدمہ مسٹر باف کہ کے شکنجی میں آ گئے تھے مگر پنچ کا بول بالا رہا جنگ میں او جالا رہا۔ لکھنؤ میں سنی کے مہینہ میں علے الصباح ایک تارا نہایت روشن زمین پر گرا ہزاروں آدمیوں نے دیکھا۔ سر انتونی مکڈانل لفٹننٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی و اودھ عہدہ سے علحدہ ہو کے ولایت روانہ ہوئے۔ ممالک مغربی و شمالی و اودھ میں جو بجا یادگار ہندی کا رواج چھوڑا جو اردو کی باعث تنسیخ ہوئی محمود و زیلو نے جرمانہ ادا نہیں کیا۔ ٹرانسوال کی گرگون نہ ہم سر اٹھے رہا ہے۔ مارشل لا ای بھی پیدا ہو کر جیل [illegible] راجہ صاحب نیا جرم [illegible] ناخوش [illegible] دیکھئے کیا ہوتا ہے نیپال میں مہاراجہ سر بیر شمشیر جنگ کے بعد

سکے بعد جنرل دیو شمشیر جنگ کمانڈر انچیف وزیر ہوئے لیکن وزارت منحوس ہوئی ۳ ماہ کے بعد معزول ہوئے بجائے اُنکے جنرل چندر شمشیر جنگ وزیر ہوئے۔ لکھنؤ میں ایک متشرع شادی ہوئی یعنی برات کے ساتھ نہ باجے اور نہ سائر مراسم شادی تھے لیکن سب خاموش یہ مولویانہ برات تھی کانپور میں زمین سے دہکتا ہوا انگارہ نکلا جمال پور برادران جان جکسین و جان ولیم مشرف باسلام ہوئے۔ ہندوستان کے مختلف مقامات میں لوہا پیدا ہی لائے گئے۔ نواب محسن الملک بہادر پہلے اردو ڈیفنس میں شریک ہوئے پھر مستعفی ہوئے۔ کلکتہ میں ایک پولیس کانسٹبل کو آٹھ آنے رشوت لینے کے جرم میں ۶ ماہ کی سزا ہوئی۔

عبرت عبرت عبرت !!

غرض یہ اسی طرح سنہ ۱۹۰۱ء کے واقعات بیان کریں جو نہ عبرتناک حسرت انگیز ہے بارہ مہینہ جو کار روائیاں حضرت کی ہیں شرح کے واسطے ایک دفتر کی ضرورت ہے لہذا اسی پر اختصار کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ سنہ ۱۹۰۲ء ہمارے واسطے بہبودی کے اسباب لیے ہوئے ہوں گے اور اگر خدانخواستہ اُن ذات شریف کے کانفرنس بھی اونہیں کی طرح ہوئے جیسے کہ ایڈورڈ دونوں کے تار و رسے ملے ہوئے ہیں تو جناب صاف صاف تو یہ ہے "سگ زرد برادر شغال است تو ہری وکدم صفت ہر دو"

الف

نسیم شوخ چشم لکھنؤ

بحمد للہ کہ پھر عید کا سامان دیکھا
زہے اللہ میرے دل کا بھی ارمان نکلا

ایک سرے سے سب کو مبارک ہو! اللہ کا شکر

ہی تیس دن کے بعد مسلمانوں کے ہونٹ تر ہوئے دن دہاڑے منہ چلانے کا موقع ملا گو کہ موسم تو ایسا تھا کہ نہ پیاس تھی اور نہ بھوک بھی مگر نفسانی خواہشوں سے سوکھ کر چھوہارا ہو جانے میں بہار بن گل شبرہ رہی تھی۔ ادہر اودہر سے بہت کچھ زور لگائے کہ اللہ کرے ۲۹ کا چاند ہو آسمان کو گھورتے گھورتے بالکل سمہ اختر کر ڈالا یہ معلوم ہوتا تھا کہ خلقت کبوتروں کی اوڑان دیکھ رہی ہے یا کنکووں کے پینچ ملاحظہ ہو رہے ہیں مگر چاند صاحب کا یہاں سے قاضی صاحب کے گھر تک پتہ نہ تھا غرضکہ ۱۱ جنوری کو چاند صاحب آسمان پر لٹکے ہوئے معلوم ہوئے اسپر ۳۰ روزے تو انکا کچھ احسان نہ تھا ع

خوب ہوا جو چاند کا احسان نہ ہوا

سر شام ہی سے تڑاق پڑاق پڑاقے چلنے لگے نقارے بجنے لگے تو صاحب کل کو عید ہے پھر کیا تھا۔ ادھر ٹیکہ والے قاضی ہمکو چاند مبارک ہو۔ شفیق کے ابا ہمکو بھی مبارک ہو۔ صوفی جی ہمکو بھی مبارک ہو۔ اجی بی بجلی ہمکو بھی مبارک غرضکہ مبارکبادوں کی بوچھار سے ازار بند ڈھیلا ہو گیا رات کاٹنی مشکل پڑ گئی صبح ہوتے ہی نہا دھو کپڑے وپڑے بدل عیدگاہ کا رستہ لیا وہاں پہونچتے ہی صوفی جی نے اللہ اکبر شروع کر دی ؎

الغرض تائید غیبی سے بپا ہوتا نماز ۔۔۔ اور توفیق الٰہی نے بچھائی جانماز
مشغول سجدے میں تھا [illegible] ۔۔۔ [illegible]
جب کیا [illegible] تسلیم [illegible] ۔۔۔ بعد [illegible] قبول [illegible]
[illegible] اکبر [illegible] ۔۔۔ آرزو [illegible]
[illegible] ۔۔۔ نقش [illegible]
[illegible] ۔۔۔ [illegible] السمیع
[illegible] ۔۔۔ بو اللہ [illegible]

شافی برحق عطا کر مجکو صحت لازوال ۔۔۔ رازق مطلق عطا کر رزق حلال
دو جہان کے [illegible] الاکرم [illegible] ۔۔۔ جز غم آل پیمبر اور غم کوئی نہ ہو
سایہ [illegible] اور [illegible] کا پہلو ملے ۔۔۔ [illegible] تو ملے
[illegible] کی پیدا ہی [illegible] ۔۔۔ [illegible] تیری [illegible]
تیری [illegible] کو نہ [illegible] دنیا کا ۔۔۔ جسکا مالک [illegible] کیا جائے
بندہ [illegible] جسم [illegible] ۔۔۔ بولا الطیب [illegible] تیری نماز

غرضکہ نماز سے فارغ ہو خطبہ سننے کو دوزانو ہو بیٹھے وہاں تو عیدگاہ میں تھر ہو گئی خطبہ پڑھنے میں جھگڑا ہو پڑا اب پھر کیا تھا تو چل اور میں چل اجی خانصاحب تم بھی چلو۔ بی ہمیں تم کیواسطے روکتے ہو تم ہی چلو صوفی جی بولے خطبہ میں پڑھوں۔ ٹیکہ والے قاضی بولے میں پڑھوں ایک لونڈے کا سینہ بولا میں پڑھوں۔ اب وہاں وہ تو سب تسبیح توڑ کر اچھے خاصے منہنانے لگے جسکو دیکھئے شرع کے باہر نظر آرہا تھا خدا کرکے جھگڑا معہ خطبہ طے ہوا خالی خولی پاجامہ ہلاتے گھر کا رستہ لیا۔ ملنے کی خاطر گلی گلی کے کنکوے کیطرح مارے مارے پھرے اچھے خاصے نیلے آدمی سے جنتی رسان بن گئے۔ پانون کی بھرمار سے منہ اگالدان بن گیا۔ خوشبو ملتے ملتے مجسم اگر کی بتی بن گئے۔ ذرا بی بجلی کا مجرا ہوا بی صاحبہ کے کیا کہنے عمر تو سولہ ہی برس کی تھی چاہے کسی ڈاک منشی سے دریافت کر لو۔ البتہ ایک آنکھ میں لہریا اور ایک آنکھ میں خدا کا قہر تھا صورت انسانوں کی سی تھی۔ سینہ کا حال بتا نہیں رہا وہ درباری حافظے سے بوجہ [illegible] گونگو کا مصداق ہے ہم نے کیا بندہ کیا [illegible] دیکھے بلکہ قانونی [illegible] ملک الموت [illegible]

راقم۔ (ادونس [illegible])

ممبران کونسل آف ایجنسی ریاست پٹیالہ

ہم نے پچھلے ہفتہ میں ایک مضمون ریاست پٹیالہ کے اعلی افسر مسٹر جی پی وار برٹن صاحب بہادر انسپکٹر جنرل پولیس کی نسبت درج اخبار کیا تھا صاحب موصوف کی جدید کارگذاریاں اور بیدار مغزی حالیسی نہیں جسے ریاست پٹیالہ کی رعایا بھول جائے۔ گورنمنٹ پنجاب نے لایق دیہیں بھجکر ریاست مذکورہ کو اعلی درجہ کا فرشتہ پہنچا دیا ہے۔ آج ہم ممبران کونسل کے لایق شخصوں کا ذکر کر کے ایک خاص کام کیطرف توجہ دلاتے ہیں اور ہم کو امید ہے کہ صاحبان کونسل ہمارے اس مضمون پر ضرور عمل کرینگے۔ اس وقت پٹیالہ میں تین ممبر کونسل کا کام کرتے ہیں سردار گورکھ سنگھ صاحب پریذیڈنٹ کونسل پہلے ناظم اور دیوان ریاست تھے یہ ہمیشہ سے خیرخواہ ریاست ہیں آپ کی پٹیالہ میں بڑی قدر و قعت اور عزت سمجھی گئی اور عزت سمجھی گئی آدمی بڑے سنجیدہ اور مستقل مزاج ہیں۔ دوسرے لالہ بھگوان داس صاحب خلف لالہ گوبند رام صاحب بہادر ہیں۔ یہ بھی پہلے ناظم اور دیوان ریاست رہ چکے ہیں اب ممبر کونسل ہیں آپ ریاست کی ترقی کے لئے ہمیشہ جان توڑ کوشش کرتے رہتے ہیں۔ تیسرے صاحب آنریبل مشیر الدولہ ممتاز الملک خلیفہ سید محمد حسین صاحب خان بہادر سابق ممبر مجلس بڑی کونسل پنجاب ممبر کونسل برادر خلیفہ مدبر الملک وزیر الدولہ خلیفہ سید محمد حسن خان صاحب مرحوم وزیر اعظم ریاست پٹیالہ ہیں جو گورنمنٹ میں بڑے ہی لایق اور ذی علم سمجھے جاتے ہیں اسلام کی ترقی اس ریاست میں آپ ہی کی ذات سے ہے مسجد وغیرہ نتیجہ ظاہر ہے تینوں صاحبان ممبر بہت ہی نیک اور منصف مزاج آدمی ہیں فی الحال یہ لوگ قابل قدر ہیں حضور انجناب جس وقت پٹیالہ پہنچے پہر اسروز تمام دن گلی اور کوچوں سے سیر گشت میں خرچ کیا اگلے روز دفاتر وغیرہ کی دیکھ بھال میں صرف کیا۔ جس وقت ہم اجلاس کونسل میں پہنچے ہیں تو ایک اپیل زراعت کی بابت پیش تھا مدعا علیہ نے مہلت سے بچے بہت کچھ عاجزی کی اور مدعا علیہ کے وکیل نے بہی قانونی پاسٹ پر بحث کرنا چاہا تو کونسل نے بڑی بے پروائی کے ساتھ میں نا منظور کیا۔ اب ہم ممبران کونسل سے ادب کے ساتھ گذارش کرتے ہیں کہ جو مقدمہ فیصل کریں وہ قانون کے برعکس نہوں اس پر عمل کرنے سے ہر ایک شخص کو فائدہ پہنچتا ہے بلکہ رعایا کو زیادہ فائدہ پہنچتا ہے۔ میری رائے میں قانون سمجھنا یا دیکھنا اور اسپر عمل کرنا بیجا نہیں بلکہ مفید ہے نیز کونسل کو یہ بھی خیال کرنا چاہیے کہ ہزاروں بندگان خدا کا گلا ہمارے ہاتھ میں ہے جہانتک ہو سچائی اور ایمانداری سے کام لیا جائے اب ہم مسٹر جی پی وار برٹن صاحب بہادر انسپکٹر جنرل پولیس کا دوبارہ تھینکس ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے اہل اسلام اور بہت سے جو ریاست سے مدتوں سے بلا وجہ اور بلا کسی قصور کے علیحدہ کئے گئے تھے اپنے محکمہ پولیس میں اُن کی پرورش فرمائی شاباش ایسے لوگوں پر رحمدل بہادر کو۔ اب ہم اس مضمون کو یہیں ختم کرتے ہیں کیونکہ اس وقت ہماری طبیعت خراب ہے اگر آیندہ ہفتہ میں موزوں ہوئی تو پھر مراجعت سے لکھیں گے ناظرین کچھ دیر انتظار کریں۔ بابو کنور رنگناتھ سنگھ صاحب رئیس ریاست برود [illegible] بوجہ تکلیف کے معذور ہیں نہیں لکھ سکتے اس شعر کے مصداق حال ہے۔ شعر

دل تڑپتا ہے کبھی روح کو صدمہ ہے کبھی
مدت آئی ہے کہ اس تن پہ طبیعت آئی

حال بیتابی دل کس سے کہوں اے آفت
مدت آئی ہے کہ اس تن پہ طبیعت آئی

شیخ زین الدین آفت از مقام برٹو ہانہ

قسم کہانیکی ترکیب

نئی روشنی کے ایک صاحب ایک جلسہ میں بیٹھے کچھ باتیں کر رہے تھے اور جب قسم کہانیکا موقع آتا تھا تو فرماتے تھے قسم ہے مژگان دلبر کی پہلے تو میں سمجھا کہ خدا کی قسم ادب کے سبب نہیں کہاتے لیکن بعد کو ایک شخص کے بیان سے معلوم ہوا کہ یہ حضرت اسم [illegible] چہری کا منہ سے نہیں کہا سکتے۔ شاعرانہ مذاق نے نئی روشنی عادتوں سے ملکر خوب بدعت پیدا کی۔

ایک دایہ نے ایک چہوٹی لڑکی سے کہا کہ میں تجہے ایک خوشی کی خبر سناتی ہوں تیرا بہائی پیدا ہوا ہے۔

چہوٹی لڑکی نے خوش ہو کر پوچھا تم نے یہ خبر والدہ کو بہی سنائی۔

راقم [illegible]

دلپسند خضاب

ہم سمجھتے ہیں کہ اس زمانہ میں [illegible] خضاب کا بیحد شوق ہو گیا ہے [illegible]

ہمارے پاس آئے ہیں۔ کسی خضاب کی نسبت یہ شکایت ہوتی ہے کہ اس سے منہ زرد سا کالا ہو جاتا ہے صرف ہاتھ پاؤں میلے ہو کر کسر رہ جاتی ہے۔ کسی کی نسبت یہ شکایت ہوتی ہے کہ گرمی کے مارے بال سینہ کے کانٹے بن جاتے ہیں کسی کی نسبت یہ شکایت ہوتی ہے کہ بدبو کے مارے دماغ پھٹنے لگتا ہے۔ ہم نے بمبئی کے چند اشتہار بازوں کے خضابوں کا امتحان کیا۔ واقعی اون میں کوئی نہ کوئی عیب ضرور پایا۔ جب سے اخبار کے خریداروں سے شکایتیں سنتے سنتے ہمارا ناک میں دم آ گیا تو ہمکو اون کی شکایتیں رفع کرنیکا خیال پیدا ہو گیا خدا کے فضل و کرم سے ایک نسخہ ہم کو دستیاب ہو گیا ہم نے اچھی طرح تجربہ بھی کر لیا۔ اس خضاب میں بال برابر بھی کوئی نقص نہیں دیکھا۔ علاوہ اس صفت کے کہ آنا فانا میں بال خوب سیاہ کر دیتا ہے یہ بڑی صفت ہے کہ بجائے بدبو کے خوشبو ہے جسکو ضرورت ہو شوق سے اسکا استعمال کرے۔ ترکیب استعمال کا پرچہ آپکو ساتھ بھیجا جاتا ہے۔ قیمت فی بکس ۱۲ علاوہ محصول پارسل۔ نقد قیمت یا ویلیو کی درخواست پر بھیجا جائیگا۔ المشتہر فرخ دیک مالک ایڈیٹر پنچ بہادر۔

کوک شاستر موسوم بہ مرآۃ العیش

یہ ایک طب کی کتاب ہے جو ہزاروں میں منتخب ہے اور بالخصوص نوجوانان بالیاقت کی دستگیر و تمام تندرستی کیواسطے مجرب نسخے کوشش بلیغ سے جمع کئے ہیں جن کے عوض میں اہل دنیا مال کیا جان بھی قربان کرنیکو دریغ نہ کرینگے۔ چار باب مع ضمیمہ اور دو حصوں سے متعلق ہیں مع ۲۲ تصاویر فی جلد ایک روپیہ۔

خضاب لاجواب و پسند خاص و عام

ایشیا یقین صاحبان۔ کیا ہی ایک نادر تحفہ آپ کے پیش نظر کرنے میں آیا ہے جو کئی سال کے تجربہ اور کوشش بلیغ سے مرتب کیا گیا ہے۔ اس کے ایک دفعہ کے استعمال سے آپ صاحبان ترکیب کنندگان کی داد دینے میں ہرگز توقف نہ فرمائینگے۔ وہ تحفہ کیا ہے (خضاب لاجواب) مانند روغن کے بالوں میں لگا دیجئے۔ پانچ منٹ میں بالکل قدرتی سیاہی پر دیکھ لیجئے۔ طرفہ تر یہ کہ پندرہ یوم تک پھر آئینہ دیکھنے کی حاجت نہیں رہتی۔ بال بالکل نرم اور چمکدار رہتے ہیں۔ اسکی قیمت بالکل قلیل رکھی گئی ہے جس سے ہر شخص فائدہ اٹھا سکے۔ قیمت فی بکس ایک روپیہ۔ محصول ذمہ خریدار۔

پانچ بکس کے خریدار کو ایک بکس مفت دیا جائیگا۔ ہر درخواست کی تعمیل بذریعہ ویلیو پی ایبل ہو۔ ہمارے پاس صدہا سارٹیفکیٹ اس خضاب لاجواب کے موجود ہیں مگر بوجہ عدم گنجائش چند صاحبوں کے صرف اسمائی ذیل میں درج کرتے ہیں آپ اپنے اطمینان کیلئے صاحبان ذیل سے تصدیق کر سکتے ہیں:۔

(۱) آغا حسن علی صاحب۔ بالیگنج۔ کلکتہ۔
(۲) احمد شاہ صاحب 〃 〃
(۳) بابو امیر علی صاحب میرانا قلعہ راولپنڈی۔
(۴) محمد حسین صاحب کورٹ ماسٹر رسالہ جنگ آباد
(۵) حکیم اسمٰعیل صاحب۔ کوڑیا بازار۔ کلکتہ۔

المشتہر

حضرت مولانا عاشق یزدانی سید نور شاہ ہمدانی گرگی محلہ پوسٹ آفس مانڈوی۔ بمبئی۔

خضاب مذکورہ بالا مندرجہ ذیل پتہ پر بھی مل سکتا ہے:۔ منشی محمد عبد الرحمن آزاد قریب [illegible]

اسلامی دنیا

حجاز ریلوے کے جلد تیار کئے جانے کے متعلق پیشگاہ خلافت پناہی سے متواتر احکام صادر ہوئے ہیں لائین کی حصوں میں تقسیم کر دی گئی ہے اور ہر حصہ پر بہت سے مزدور لگا دئے گئے ہیں جن سے خیال ہے کہ بہت جلد سڑک تیار ہو جائیگی۔ اور امید کی جاتی ہے کہ حضرت خلافت پناہی کی سالگرہ کے موقع پر یعنی ستمبر تک ایک سو کیلو میٹر اور سڑک تیار ہو جائیگی یعنی کل ۹۰۰ کیلو میٹر لائن پہنچ جائیگی جو دمشق اور مکہ معظمہ کے درمیان فیصلہ کا چوتھا حصہ ہے قسطنطنیہ کا اخبار الصباح مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ اس لائین کی تکمیل کے لئے بہت جلد اور چندہ عطا کریں

کاظم پاشا سابق والی معزولہ جنکی حجاز ریلوے پر ڈائرکٹر جنرل مقرر ہونے کی خبر شائع ہو چکی ہے شام میں پہونچ گئے ہیں۔ حجاز ریلوے کمپنی نے اُن کا بڑی دھوم دھام سے استقبال کیا۔

۲ شعبان کو یانیہ میں افواج عثمانیہ کا امتحانی کیمپ قائم کیا گیا۔ یانیہ سے ایک گھنٹہ کے راستہ پر توپیں گاڑی گئیں اور ان کے آگے متحرک اور قائم نشانات چاندماری لگائے گئے ۸۴۰ اور پھر ۴۰۰ توپیں چھوڑی گئیں۔

والی بیروت کے نام حکم صادر ہوا ہے کہ جملہ افواج سلطانی مقیم ولایت حجاز کو تنخواہ تقسیم کر دیجائے۔

بصرہ سے بغداد تک جو سامان جہازوں پر پہونچایا جاتا ہے اسکا محصول باب عالی نے معاف کر دیا ہے۔

باب عالی نے مصیبت زدگان ارض روم کے لئے زراعتی بنک سے امداد دئے جانیکا حکم صادر فرمایا ہے۔

جاسوسون کی رپورٹین

کرنل وِنگ نے بمقام آبرہاوا ار ماہ حال کو ڈچ پر بڑی تیزی کے ساتہ حملہ کیا - ۲۰ گرفتار کئے انہین ۳ افسر بھی ہین -

کرنل ڈیویٹ کے ہمراہ ایک ہزار فوج ہے مگر وہ لڑنے پر آمادہ نہین ہے - جان بچانے کی غرض سے کرون اسٹاڈ کی طرف ڈچ فوج بھاگی جا رہی ہے - مگر ہماری فوج کب پیچھا چھوڑنے والی ہے جنرل ڈی لسلی کرنل ڈیویٹ کی تاک مین پھر رہے ہین -

بوئیرون کا ایک ڈاکٹر خبر دیتا ہے کہ ۸ جنوری کی جنگ مین کرچین بوتہا کا سخت نقصان ہوا - ۴۴ مقتول ہوئے اور ۱۳۰ مجروح -

اوڈانل ممبر پارلیمنٹ نے کسی معاملہ مین رشوت کہائی اور خلاف قانون فیصلہ کر دیا اس جرم مین انکو ۶ ماہ قید سخت کی سزا دیگئی اور ممبری سے ہمیشہ کے لئے محروم کر دئے گئے -

ٹائمز لکھتا ہے کہ کرنل ایٹ ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان بہی جنگ مکران مین شامل تہے اور ان کے ساتہ ۵۰ سوار تہے صاحب مذکور تمام کلاکلہ پر خیمہ زن تہے - مخالف کے تمام مفید آدمی صاحب مذکور کے پاس حاضر کئے گئے -

نامہ نگار کراچی لکھتا ہے کہ بمبئی انفنٹری نمبر ۱۲۶ کے دو سپاہی ایک عورت کے قتل کرنے پر گرفتار کئے گئے - اور دونون کو پھانسی ہوئی -

کلکتہ مین گاڑیبان پہر کام بند کر دینے کی ٹہان رہے ہین - جو انتظام ان کی طرفداری کے لئے حال مین کیا گیا ہے اس سے بجائے گہٹنے کے ان کی مصیبتین اور بہی بڑہ گئی ہین پولیس والے بات بات پر تنگ کرتے ہین - ان کا دم ناک مین آرہا ہے -

لارڈ کچنر رپورٹ کرتے ہین کہ ہماری فوج نے ۸ جنوری سے اسوقت تک ۹۰ ڈچ قتل کر ڈالے اور ۱۹۰ قید کر لئے -

میجر جنرل سفرڈ نے یکم جنوری سے ۱۲ جنوری تک ۳۰۲ بوئر قید کئے -

کرنل جمپ مین نے گذشتہ فی الحال ایک بڑی بہادری دکہائی - مقام اپرپاس ہکیٹ کے نزدیک جو پانچ برٹش افسر جنرل کماسر نے قید کئے تہے چہڑا لائے اور بہت سے بوئرون کو قید بہی کیا -

پرنس ہنرچ نے شہنشاہ ولیم سے شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے جشن تاجپوشی مین شریک ہونے کی اجازت مانگی ہے -

نامہ نگار کلکتہ لکہتا ہے کہ مقام ہارکر مین گذشتہ جمعہ کو ایک خوفناک واقعہ پیش آیا - آئرن اسٹیل کمپنی کی چہت ایکدم گر پڑی اور جتنے آدمی اندر کام کرتے تہے قریباً سب ہلاک ہوئے - نہر سے کنارے پر کام کرتے تہے زخمی ہو کر بہاگ آئے اور قریباً ۵۰ آدمی فوت ہوئے -

میونسپلٹی امرتسر دارود کرس کی تیاری کے واسطے چودہ لاکھ روپیہ سرکار سے قرض لینا چاہتی ہے - جس کی ضرورت عرصہ سے محسوس ہو رہی ہے - بدرو کا بہی انتظام کیا جائیگا آبرسانی کے واسطے پانی شہر سے تین میلون کے فاصلہ پر نہر سے لایا جائیگا -

چین مین یورپین طاقتون کے دباؤ ڈالنے سے بارے اسلحہ جات کے بند ہونے کے ساتہ ہی اس ملک مین جابجا اسلحہ تیار ہونے شروع ہو گئے ہین - یہ سب دریائے یانگسی کی وادی مین ہین جہان دو ہزار آدمی توپین وغیرہ تیار کرنے مین مصروف ہین - اسوقت تک وہان پندرہ ہزار بندوقین تیار ہو چکی ہین -

ترنج ہندوستان کا صدر مقام بجائے سبگان کے ہانزی کو منتقل کیا گیا ہے اور ہندوستان ترنج ہے -

مہاراجہ بہاؤنگر نے سنٹرل ہندو کالج بنارس کے لئے معقول مدد دی ۲۰ ہزار روپیہ تک حاصل کیا گیا ہے -

تبریز مین بہاری چوری ہوئی شاہی بینک ایران کے خزانہ سے بہت قیمتی مال اسباب لٹا پتہ نہ ملا -

فرانس کے مقام کلیرک مین کنوا کہودتے تہے سونے کی کان کا پتہ لگا -

ٹرینیدن کی سرکوبی کے کام مین کپتان سی پی ڈریون شانہ مین مجروح ہوئے ہین پولیٹیکل ایجنٹ ٹوچی ہین -

سرحدی قوم ذکر خیل والے موضع سنگو متصل بارہ مین چہاپہ مار کر کئی سو مویشی لوٹ کر لے گئے ہین -

کلکتہ مین ایک ۴۰ سالہ انگریز فورٹ ولیم کے باہر جنگلے کے گالیز سٹرنج مین چہدا ہوا مردہ پایا گیا -

ممالک شمال مغرب مین کم عمر قیدیون کے تادیب گاہ کو بریلی سے اٹھا کر قلعہ چنار مین لائے ہین -

لارڈ کچنر صاحب کا موسم بہار تک ہندی منصب کمانڈر انچیف پر تشریف لانا ممکن نہین ہے -

لاہور مین ایک آباکے قتل کے الزام مین فرنگی سوداگرون کے تین چپراسی گرفتار کئے گئے ہین -

قیصر ولیم نے ایک خاص مصور کو ... کہ شاہ قیصر ایڈورڈ ہفتم کے جلسہ تاجپوشی کی تصویر تیار کرے -

وبا طاعون یورپ مین بہی اپنا اثر دکہانے لگی - ایڈنبرا (دردمس) مین بہت پہیلی -

کلکتہ مین عالیشان سلطنت بال ہوا منعقد

ریاست قلات سے جو مال برٹش بلوچستان میں لائیں پر محصول داخلہ لیا نہ ہوگا۔

خوف غالب ہے جاسوس لدھیانہ میں بھیجا ہوا ایک کیس ۳۰ تاریخ کو پائی گئی ایک ہم تاریخ کو۔

شیخ کویت نے مصر سے ایک فوج لیکر امیر رشید ابن سعود پر حملہ کر کے ضلع احکام قسیم واپس لیے۔

عرب کے بدو لوگ مشہور کہ خود میں چند خورمے اور سوکھی روٹیاں یا چاول کھا کر زندگی بسر کرتے ہیں۔

بلجیم کے جیلخانہ میں جو قیدی نیک چلن ثابت ہوں انکو حقہ پینے کی اجازت دیجاتی ہے۔

آن وزن انگلیوں کے جو نشان شناخت کے واسطے استعمال کئے جاتے ہیں تجربہ سے پایا گیا ہے کہ پچھن کروڑ آدمیوں میں صرف دو آدمیوں کے ملتے ہیں۔

رہتک میں اولے اور مقامات حصار۔ گوڑگاؤں۔ دہلی۔ کرنال۔ انبالہ۔ جالندھر امرتسر فیروزپور میں کسیقدر مینہ برسا۔

برٹش ریلوے لینوں کی لاگت بحساب اوسط آٹھ لاکھ روپیہ فی میل ہے۔

آسام میں اس قسم کے چاول پیدا ہوتے ہیں کہ اگر ان کو سرد پانی میں ڈالا جاوے تو کچھ دیر بعد چاول کھا کر تیار ہو جاتے ہیں۔

تاریخ ۹ کو ایک دن مہینہ کا ہوا مراد آباد میں نانک چند حلوائی کے بیٹے نے طول بیماری کی تکلیف سے تنگ آ کر ضرب چاقو کی اپنے گلے پر لگا کر خودکشی کر لی۔

دہلی میں دربار قیصری کے لئے عالیشان چبوترہ بصرف سات لاکھ تیار کریں گے سنہری جہالر کا نقرئی سائبان ہوگا۔

وزیری لٹیروں نے متصل پشاور چھاپہ مار کر دو گاؤں لوٹ لیے ڈاکو مسلح تھے دو عورتوں اور ایک مرد کو قتل کر ڈالا بہت سے گھر لوٹ لے گئے۔

کراچی کے لئے ملکہ قیصرہ مرحوم کا یادگار بت ۴۰ ہزار روپیہ پر ولایت سے بنوائیں گے سنگ سفید کا ہوگا ٹھیکہ دیدیا گیا ہے۔ میونسپل ہال کے سامنے نصب کریں گے روپیہ بھیجدیا گیا ہے۔

کلکتہ میں کوشش ہے کہ قانون لائبل اخبارات میں ضروری اصلاح کیجاوے دیسی انگریزی اخبار متفق ہیں۔

نظام گورنمنٹ سے التجا کی گئی ہے کہ حجاج ریلوے بذریعہ برٹش سفارت کے پہنچنے کا انتظام فرمایا جاوے۔

برٹش فوج مکران میں ڈاکوؤں لٹیروں رہزنوں کی سرکوبی بوجہ احسن کر کے واپس آگئی ہے۔

میسور کی طرح کہتے ہیں کہ ٹراونکور میں بھی ایک مجلس قائمقامان مقرر کیجاوے کوشش جاری ہے۔

انبالہ۔ سیالکوٹ شاہجہانپور میں جو بڑے قیدی رہتے ہیں موسم گرما میں پہاڑوں پر ان کو بھیجینگے۔

ہندی فوجیں ہانگ کانگ اور چین میں رہتی ہیں ہر دو سال کے بعد ان کی بدلی ہوا کریگی۔

پنجاب میں آئندہ موسم برسات تک بارش کی امید نہیں ہے کاشتکار فالتو مویشی فروخت کر رہے ہیں۔

مدراس سے سخت بارش کی خبر آئی بنگلور ریلوے متصل کنور ٹوٹ گئی سات جگہ ٹیلے پہلے درست سرگرم۔

جموں میں بھی مڈل سکول کے امتحان کا مرکز قرار دیا گیا ہے عجائب گھر کے ایوان میں ہوگا۔

حضور سپرنٹنڈنٹ بلڈ صاحب جنگی لاٹ لارڈ پنجاب کلکتہ سے راولپنڈی کو واپس روانہ ہوئے۔

بیکانیر کے راؤ بہادر ٹھاکر رب چند بیکانیر کی کیڈٹ کور کے ڈپٹی ایجوٹنٹ مقرر کئے گئے۔

ہندوستانی فوجی ضروریات کے لئے لداخ یہ میں خچریں خریدے ہیں آرڈننس بار برداری کے لئے۔

جدید سرحدی صوبہ میں سندھ کا لٹ ایک سال بیکاری ہوگی جو ڈویژنل کمشنر کی مرضی پر منظوری نامنظوری ہے۔

سندھ میں زراعتی بنک قائم کرنے کی سرگرمی ہے۔ مسٹر پیر بخش ڈپٹی کلکٹر روہڑی اس نواح کے سربرآوردہ زمینداران کے ساتھ اس ضروری امر کی بابت مشورہ کر رہے ہیں۔ سرمایہ کچھ زمیندار بہم پہونچا دیں گے اور کچھ سرکار دیگی۔ ضلع تھرپارکر کے ایک متمول شخص نے اسکام میں ایک لاکھ روپیہ خرچ کرنا پسند کیا ہے اور اس سے جو نفع حاصل ہوگا وہ مدرسہ فنڈ میں دیا جاویگا۔

علیگڈہ کالج کے ٹرسٹیان کا سالانہ جلسہ اسی ماہ حال کو منعقد کیا جاویگا۔

مطبع حمیدی واقع بمبی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا